صراط مستقیم

ناشر

ادارۂ الرشید دیوبند

گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر
کار پاکاں را قیاس از خود مگیر

حضرت خضر علیہ السلام کے لیے تو کشتی کے توڑنے اور بے گناہ بچے کے مار ڈالنے میں بڑا ثواب تھا اور دوسروں کے لیے نہایت درجہ کا گناہ ہے جناب فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ درجہ تھا کہ لشکر کی تیاری آپ کی نماز میں خلل انداز نہ ہوتی تھی بلکہ وہ بھی نماز کے کامل کرنے والوں میں سے ہوجاتی تھی اس لیے کہ وہ تدبیر اللہ جل شانہ کے الہامات میں سے آپ کے دل میں ڈالی جاتی تھی اور جو شخص خود کسی امر کی تدبیر کی طرف متوجہ ہو خواہ وہ امر دینی ہو یا دنیاوی بالکل اس کے برخلاف ہے اور جس شخص پر یہ مقام کھل جاتا ہے وہ جانتا ہے ہاں بمقتضائے ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ[1] زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے حاصل کلام اس جگہ وسوسوں کے مرتبوں کے تفاوت کا بیان کرنا مقصود ہے انسان کو چاہیے کہ آگاہی حاصل کر کے کسی مانع کے ساتھ اللہ عزوجل کے حضور سے نہ رکے اور پیچھے نہ ہٹے اور اس موقعہ پر اس خلل کا علاج اس طرح سے بیان کرنا مقصود ہے کہ ہر کس و ناکس اس کو سمجھ سکے۔ پس اگر وسوسہ بدترین وسوسوں سے ہو تو نہایت ہی التجا کے ساتھ دعا کرے اگرچہ ساری چیزوں کے حاصل ہونے کا مدار اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہے لیکن بعض چیزوں میں ظاہری اسباب کو کسی قدر مداخلت ہوتی ہے اور ان وسوسوں کا دفع کرنا تو بالکل اسی کے فضل پر منحصر ہے ظاہری اسباب کو اس میں کچھ دخل نہیں اور اپنے پیر کی خدمت میں بھی عرض کرے کیونکہ پیر اس کام میں اس سے زیادہ باخبر ہے شاید کوئی عمدہ تدبیر بتلا دے اور دعا کرے اور شیطان یا نفس کی طرف سے اس وسوسے کے علاوہ کوئی اور وسوسہ ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ مثلاً اگر وہ وسوسہ ظہر کی نماز میں پیش آیا ہے تو فرض اور سنتوں سے فارغ ہو کر تنہائی اور خلوت میں وسوسے کو دل سے بالکل نکال کر سو دو رکعتیں تمام پڑھے اور عجیب یہ ہے کہ ساری رکعتوں میں خیالات

[1] یعنی اندھیرے ہیں ایک پر ایک چڑھے ہوئے یعنی بعض سے بعض اوپر ہیں۔

نقوش و تاثرات

حکیم الامت

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ

کی آخری چند سالہ زندگی کا ایک نرالا مرقع

فقہ، تفسیر، حدیث، سلوک، کلام، ادب کے صدہا افادات

○

بعد نظر ثانی ترمیم و اضافہ

عبد الماجد دریا بادی

○

مکتبہ مدنیہ

۱۸۔ اردو بازار، لاہور فون ۷۲۳۵۸۶۵ / ۷۲۳۲۲۲۹

فہرست حکیم الامّت

نقوش و تاثرات

جانب ہے جن کی خدمت میں یہ عریضہ لکھ رہا ہوں، اگر یہ گمان غلط ہے تو اس کی تردید فرمادی جائے، اور یہ بھی ارشاد فرمادیا جائے کہ کن علامات سے اُسے شناخت کیا جاسکتا ہے؟"

جواب سُننے کے قابل ہے، احتیاط میں ڈوبا ہُوا۔

"قطب ارشاد کو بھی اپنے قطب ارشاد ہونے کا علم ضروری نہیں، اس لئے مَیں اِس سوال کا جازم جواب نہیں دے سکتا، علامات تو ہیں، مگر ان علامات کا تحقق خود ظنی ہے۔"

اسی عریضہ میں، نماز میں جی نہ لگنے کا اپنا پُرانا مرض عرض کیا تھا، اور پھر ایک عطائیوں کا سا علاج بھی درج کر دیا تھا۔

"نماز میں جی نہ لگنے کا مرض بہت پُرانا ہے، لیکن کبھی یہ تجربہ ہُوا ہے کہ عین حالت نماز میں جب کبھی، بجائے اپنے جناب کو یا ..... کو نماز پڑھتے فرض کر لیا تو اتنی دیر تک نماز میں دِل لگ گیا لیکن مصیبت یہ ہے کہ خود یہ تصور بھی عرصہ تک قائم نہیں رہتا۔ بہرحال اگر یہ عمل محمود ہو تو تصویب فرمائی جائے، ورنہ آئندہ احتیاط رکھوں۔"

جواب ملا "محمود ہے جب دوسروں کو اطلاع نہ ہو، ورنہ سمِ قاتل ہے۔"

آخری گزارش سرپرستِ مدرسۂ دیوبند سے مدرسہ کی تازہ عالی شان عمارتوں سے متعلق تھی "کہ یہ پُرشکوہ عمارتیں علی گڑھ کے مناسب ہوں تو ہوں، یادگار قاسمی[1] کے لئے تو وہی کچے حجرے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔" جواب آیا۔

"خیال صحیح ہے، مگر ایک دوسرا خیال بھی صحیح ہے، وہ یہ کہ اگر اس میں کوئی مصلحت ہو تو مضائقہ نہیں، اور حُسنِ ظن مُقتضی ہے کہ مصلحت کا احتمال رکھا جائے گو اُس کی تعیین نہ کرسکیں۔"

"معجز نما حمائل" کے "نسخۂ اعجاز" کا ذکر ابھی آچکا ہے کہ ترجمہ کسی کا اور منسوب کسی کی جانب ایسا ہو چکا تھا کہ اُس کی بابت تصریح سے استفتاء کیا جائے، تعمیل مُعا کی گئی اور سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقر کے رکوع اوّل کے ترجمہ کی نقل بجنسہٖ ارسال خدمت کر کے سوال کیا کہ کیا اِس ترجمہ کی نسبت جناب والا کی جانب درست ہے؟ جواب آیا۔

"مکرمی دام لُطفہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

---

[1] یعنی مولانا محمد قاسمؒ صاحب بانی دارالعلوم دیوبند۔